

سلسلہ اشاعتات امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لائبریری ۶۵

# روزہ

از قلم امیر

مکتبہ اسلامیہ علامہ سید علی نقوی نقوی صاحب قبلہ

مجموعہ العصر

قیمت ۲ روپے

MAAB 1431



# امامیہ مشن پاکستان

کے سلسلہ اشاعت کا پینسٹروال کتابچہ "روزہ" آپ کے زیر نظر ہے۔ جو اس سے پہلے امامیہ مشن لکھنؤ کے اپنے سلسلہ اشاعت کے نمبر ۱۶۳ کے تحت شائع ہو کر پسند خاص و عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔

امامیہ مشن پاکستان نے جہاں گذشتہ سال چہارہ معصومین علیہم السلام کی مقدس سوانح حیات علیحدہ علیحدہ نہایت اہمیت کے ساتھ سولہ سولہ صفحات پر شائع کی تھیں۔ تاکہ خاص و عام مستفید ہو سکیں، وہاں اس سال فروع دین سے متعلق رسائل کی اشاعت کو مکمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی نماز گذشتہ سال شائع ہو چکی ہے اب یہ دوسرا سالہ روزہ کے متعلق پیش کیا جا رہا ہے۔

اس مختصر مگر وسیع پیشکش میں بھی سرکار سید العلماء مدظلہ العالی نے اپنی مخصوص طرز نگارش اور حسن بیان کے ساتھ روزہ سے بعد در احکام بیان فرمائے ہیں جس سے ہماری قوم کا ہر فرد یکساں مستفیض ہو سکتا ہے۔ ملتِ حجازیہ کے مخیر حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے رسائل کو مشن کے رعایتی نرخ پر خرید کر کے مفت تقسیم کریں تاکہ قوم کا بچہ بچہ ان جو اہر ریزوں سے واقف ہو سکے۔ مفت تقسیم کے لیے مشن کی طرف سے ۲۵ فیصدی رعایت دی جاتی ہے۔

جنرل سیکرٹری

امامیہ مشن پاکستان، اردو بازار، لاہور

مارچ ۱۹۵۹ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی  
سَيِّدِنَا الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْبِرَّطَاهِرِیْنَ ط

”روزہ“ احکامِ اسلام میں نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔ یوں تو روزہ مختلف مذاہب میں ہے۔ مگر اسلام نے جس روزہ کو عبادت قرار دیا ہے وہ طلوع صبح صادق سے غروب تک رخصتے الہی کی خاطر کچھ خاص امور کو جیسے اکل و شرب وغیرہ ترک رکھتا ہے۔

### روزہ کے فوائد

فوائد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ روحانی اور مادی۔ روحانی ارتقار ادراک و معرفت اور شریف جذبات کے قوت پانے سے ہوتا ہے، اور مادی فوائد اپنی ذات سے متعلق بھی ہو سکتے ہیں اور دوسرے افراد بشر سے بھی۔



روزہ مجموعی طور پر ان تمام فوائد کا حامل ہے۔

سب سے پہلی چیز ارتقائے روحانی جو احساسِ عبودیت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی احساسِ عبادت کی اصل روح و حقیقت ہے اور اس سے انسان کو اپنے افعال و اعمال کی نگرانی کا خیال ہوتا ہے، کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو خالق کی مرضی کے خلاف ہو، اسی کا نام ہے تقویٰ۔

روزہ نفسِ انسان میں اس صفت کو قوت دیتا ہے، اس طرح کہ وہ عملی طور پر نفسانی خواہشوں سے مقابلہ کی مشق کرا دیتا ہے۔ وہ زندگی کی ضرورتیں اور نفس کی خواہشیں جن میں آدمی اپنے کو مقید محسوس کرتا ہے، عملاً بیچ ثابت ہوتی ہیں اس غیبی طاقت کے فرمان کے سامنے اور اسی احساس کی ترقی وہ ہے جو انسان کو اس کی راہ میں اپنی جان تک کی قربانی پر آمادہ کر سکتی ہے۔

غور کیجئے تو انسانی جذبات ہی تمام جرائم کا سرچشمہ ہیں اور ان جذبات پر قابو حاصل کرنا ہی انسان کی عملی بلندی ہے۔

انسان کا کمال یہ نہیں ہے کہ اسے غصہ آئے ہی نہ۔ غصہ تو انسان کے لیے ایک ضروری چیز ہے، جس سے بہت سے قابلِ تعریف اقدامات بھی عمل میں آتے



ہیں۔ لیکن انسان کا کمال یہ ہے کہ غصہ کا بے عمل استعمال نہ کرے۔ اسی طرح انسان کا کمال یہ نہیں ہے کہ اس میں خواہشوں کی پیداوار ہی نہ ہو۔ ایسا شخص تو مریض ہے۔ بلکہ کمال یہ ہے کہ اپنی خواہشوں کو صحیح طور پر موقع و محل دیکھنے کے ساتھ پورا کرے۔

انسان اور حیوان میں کردار کے اعتبار سے یہی فرق ہونا چاہیے۔

روزہ، جذباتِ نفس پر قابو پانے کے لیے ایک بہترین ریاضت ہے۔ اس میں بہت سی حلال خواہشیں جنہیں پورا کرنے پر عموماً انسان مور و الزام نہیں بنتا، محدود زمانہ تک یک قلم روک دی جاتی ہیں۔ اور اس طرح انسان کی ہر خواہش کے اس کے قابو میں ہو جانے کا زیادہ امکان پیدا ہوتا ہے۔ اور انسانیت کا جوہر انسان میں ترقی کی منزل پر پہنچتا ہے۔

اس کے علاوہ روزہ سے غریبوں کی تکلیف اور ان کے دکھ درد کی تندر ہوتی ہے۔ یوں عموماً امیروں کو کبھی فاقہ کی تکلیف کا ذائقہ چکھنا ہی نہیں ہوتا۔ روزہ رکھنے کے بعد انہیں بھوک کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور



اس طرح عذاب کی خبر گیری کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔  
 مادی فائدہ جو روزہ سے حاصل ہو سکتا ہے، وہ  
 یہ ہے کہ جسم کے اکثر فاسد اخلاط و مواد جو پیٹ  
 میں جمع ہو جاتے ہیں روزہ کے سبب سے تحلیل  
 ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ معدہ کی مشین جو  
 گیارہ مہینے مسلسل چلتی رہتی ہے اسے ایک ماہ  
 کسی حد تک آرام لینے کا موقع ملتا ہے، اور  
 معدہ میں از سر نو طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

اقتصادی حیثیت سے بھی اگر انسان خواہ مخواہ  
 اظہار میں کام و دہن کی لذت کا وہ پے نہ ہو، تو  
 روزہ کی وجہ سے ایک وقت کے کھانے کا پیسہ پس  
 انداز کر کے اسے کچھ مفید قوی اور مذہبی کاموں میں  
 صرف کیا جا سکتا ہے۔

## حفظانِ صحت کا خیال

اسلام چونکہ روحانیت کے ساتھ انسان کے جسمانی  
 تحفظ کا بھی ذمہ دار ہے، اس لیے اس نے روزہ  
 میں صبر و برداشت کا مطالبہ اسی حد تک کیا ہے کہ  
 انسانی صحت اور زندگی کو اس سے کوئی نقصان نہ



پہنچے، اس لیے لازمی طور پر روزہ کی میعاد صحت طلوع  
صبح صادق سے غروب آفتاب تک رکھ دی ہے۔

صوم وصال یعنی ایک دن سے زیادہ کے مسلسل روزہ  
کو حکماً ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر  
انسان بیمار ہو کہ روزہ اسے نقصان پہنچائے یا مسافر  
ہو، تو اس حالت میں روزہ نہ رکھے بلکہ اس کے  
بعد کسی دوپہرے زمانہ میں اس کی قضا کر لے۔ اسی  
طرح ضعف پیری یا غیر معمولی گرم مزاجی سے  
پیاس کے غلبہ یا عورت کو حمل و رضاع کے  
عوارض سے روزہ زیادہ باعث تکلیف ہو تو روزہ  
کے بجائے فدیہ کا حکم دے دیا گیا کہ ہر روزہ کے  
بجائے ایک مد (سوائین پاؤ غلہ) کسی مسکین کو  
دے دے۔ پھر ان روزوں کی قضا کی بھی ضرورت  
نہیں ہے۔

## زمانہ صوم

روزہ کے وجوب کو ضبط و نظام کے تحفظ کے لیے  
اسلام نے ایک خاص زمانہ کے ساتھ منقید کر دیا  
ہے۔ اور وہ ماہ رمضان ہے جو قمری سال کا نواں



مہینہ ہے۔ اگر زمانہ مقرر نہ ہوتا تو کوئی شعبان میں روزے رکھتا، کوئی شوال میں۔ کوئی متفرق طور پر۔ اس میں وہ اجتماعی شان پیدا نہیں ہو سکتی تھی جو اس تعیین کے بعد پیدا ہو گئی۔ اس اجتماعی شان کی وجہ سے روزہ کے فرض کا ادا کرنا باوجود طبعاً ناخوشگوار ہونے کے خوشگوار ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ سب ایک رنگ میں ہوتے ہیں۔

## مفطراتِ صوم

حسب ذیل اشیاء وہ ہیں جن کا ترک کرنا روزہ میں ضروری ہے :-

۱۔ کھانا، پینا بقصد و اختیار۔  
 ۲۔ بقصد و ارادہ اپنے کو مبتلائے جنابت کرنا۔ خواہ کسی صورت سے ہو۔ اس کے لیے بعض اوقات بعض اشخاص کو نگاہ اٹھا کر بغور دیکھنے تک سے خواہ اپنی شریک زندگی تک پر کیوں نہ ہو احتراز کرنا پڑے گا۔

۳۔ رات کو اگر ارادی یا غیر ارادی طور پر ایسا اتفاق ہو تو پھر صبح ہونے تک جان بوجھ کر اسی حالت



- میں بلا غسل باقی رہنا۔
- ۴۔ غبارِ غلیظ کو حلق کے نیچے اترنے دینا۔
- ۵۔ عمدتاً استفراغ کرنا۔
- ۶۔ کسی سیال چیز کا اہل لینا۔
- ۷۔ سر کو پانی کے اندر مثلاً حوض وغیرہ میں لے جا کر ڈیونا۔

۸۔ خدا و رسولؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام پر جھوٹ باندھنا، یعنی کسی قول یا فعل کو ان حضرات میں سے کسی کی جانب غلط طور پر منسوب کرنا۔ اس کا لحاظ رکھنے کی زیادہ تر مقرین اور ذاکرین کو ضرورت ہے۔

## چاند

اسلام نے اپنے شرعی احکام میں آفتاب کے سال اور مہینوں کا اعتبار نہیں کیا ہے۔ جس کے لیے حساب دائمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ چاند کا اعتبار کیا ہے جو محسوس امر ہے۔ چنانچہ روزوں کو بھی قمری مہینے ماہ رمضان میں قرار دیا ہے۔ جب چاند ہو گیا روزہ واجب اور پھر جب دوسرا چاند ہوا (شوال کا)



تو روزہ حرام۔  
 اس کے علم کا اصل ذریعہ مشاہدہ ہی ہے۔ لیکن اکثر  
 اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان چاند کی تحقیق کو خود نہ جا  
 سکا یا نہیں گیا، یا یہ کہ مطلع ابر سے گھرا ہوا، اس  
 لیے چاند دکھائی نہ دیا تو اس کے لیے کچھ اور ذرائع  
 بھی قرار دے دیے گئے۔ جیسے دو عادلوں کی گواہی  
 عادل یعنی جن کی فرض شناسی اور پرہیزگاری پر اطمینان  
 ہو۔ اس کے علاوہ مجتہد کا فیصلہ کہ چاند ہو گیا۔ یا چاند  
 کا اس طرح زباں زد و خلاق ہونا جس سے انسان کو وثوق  
 پیدا ہو جائے۔ یہ سب باتیں ۲۹ کے چاند کے  
 لیے ضروری ہیں اور اگر ۳۰ تاریخ ہے تو بہر حال  
 چاند کا ہونا یقینی سمجھا جائے گا۔

### نیت

روزہ ایک عبادت ہے اور عبادت بغیر نیت نہیں  
 ہو سکتی۔ نیت کوئی زحمت و مشقت کے ساتھ ذہن  
 میں لایا ہوا تصور نہیں ہے۔ نہ زبان پر لائے ہوئے  
 الفاظ۔ بلکہ نیت اس قصد کا نام ہے جو محرک عمل ہو۔ آخر  
 آدمی ان مفطرات کو کس لیے ترک کر رہا ہے؟ اس



کا باعث حکم خداوندی اور رضائے باری ہونا چاہیے  
 بس یہی نیت ہے۔ یہ بات ہر روزہ کے رکھنے  
 وقت ہونا چاہیے۔ اس لیے یہ سمجھنا کہ شروع میں  
 ایک نیت تیسوں روزوں کے لیے کافی ہے، اور ہر  
 روزہ کے لیے نیت کی ضرورت نہیں ہے، غلط ہے۔

## ایک خاص رعایت

اصولاً اگر کوئی عمل بہت سے اجزاء سے مرکب ہو یا  
 ایک خاص مدت تک قائم رہنے والا ہو تو اس کے  
 ہر جزو کو قصد و ارادہ کے ساتھ ہونا چاہیے مگر روزہ  
 کے باب میں شرع نے ایک خاص رعایت کی  
 ہے۔ کہ روزہ واجبی میں اگر انسان نے کچھ کھا یا پیا نہ  
 ہو تو دوپہر کے قبل تک نیت ہو سکتی ہے۔

## ایک اور رعایت

شعبان کا ۲۹ تاریخ کا چاند اگر مشکوک رہا تو ۳ شعبان  
 کو ماہِ رمضان کے قصد سے روزہ نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ  
 اگر چاہے تو سنت کے قصد سے روزہ رکھے۔ پھر  
 اس کے بعد اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ دن ماہِ رمضان



کا تھا تو یہ روزہ اسی حساب میں آجائے گا قصدا کی  
مزدت نہ ہوگی۔

## ترکِ صوم کا کفارہ

ماہِ رمضان میں ایک دن بھی روزہ اگر عمدتاً نہ رکھے  
تو گناہگار ہونے کے علاوہ جرمانہ دینا واجب ہے،  
یہ کہ ساتھ عزیزوں کو کھانا کھلائے۔ یا دو تہینے مسلسل  
روزے رکھے، یا بندہ راہِ خدا میں آزاد کرے۔

فی زمانہ جب کہ بردہ فروشی قانوناً ممنوع ہے، پہلی  
ہی دو صورتوں میں تقریباً انحصار ہے۔

یہ کفارہ ادا کرنا ایک مستقل فریضہ ہے، نہ یہ کہ

کفارہ ادا کر کے انسان فریضہ صوم سے سبکدوش ہو  
جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ رُوسا اسی کو اپنا شعار بنا  
لیں کہ روزہ نہ رکھیں اور کفارہ ادا کر دیا کریں۔ اس  
سے وہ پیشِ خدا مواخذہ سے بری نہ ہوں گے۔

اگر نعوذ باللہ فعلِ حرام کے ساتھ روزہ کو ترک کرے مثلاً

بجائے روزہ کے شراب خوری کرے یا ناجائز طور پر

عورت سے تعلقات خاص قائم کرے تو ایسے شخص کے

لیے تینوں کفارے ایک ساتھ دینا لازم ہیں یعنی ساتھ



سکینوں کو کھانا بھی کھلائے اور دو مہینے مسلسل روزے  
 بھی رکھے اور ایک بندہ بھی راہِ خدا میں آزاد کرے  
 موجودہ زمانہ میں اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان  
 مالکِ اسلامیہ میں جہاں بردہ فروشی ممنوع نہیں ہے جیسے  
 حجاز وغیرہ کسی شخص کے ذریعہ سے روپیہ بھجوادے  
 اور وہاں کسی غلام یا کتیز کو خرید کر آزاد کرے۔

## روزہ کے آداب و قواعد

روزہ تزکیہٴ نفس کے لیے ہے۔ اس لیے اللہ معصومین  
 نے تاکید کی ہے کہ روزہ کی حالت میں انسان اپنے زبان و  
 دل و نگاہ ہر حصہ جسم کا احتساب قائم رکھے۔ چنانچہ  
 حدیث میں ہے کہ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان  
 آنکھ اور جسم کی کھال ہر چیز روزہ دار ہو، مطلب  
 یہ ہے کہ کان ان آوازوں سے علیحدہ رہیں جن کا  
 سننا مشروع نے حرام قرار دیا ہے۔ نگاہ ان مناظر  
 کو دیکھنے سے الگ رہے جن کا دیکھنا ممنوع ہے  
 جسم کی کھال ایسی اشیاء کو مس کرنے سے جدا رہے  
 جن کا چھونا ناجائز ہے۔ اسی طرح اور اعضائے جسم  
 قیود و حدود کے پابند رہیں۔ زیادہ صاف الفاظ میں تمہارے



روزہ کا دن بے روزہ والے دن کے مثل نہ ہو۔" ایک

حدیث میں ہے۔

"جب روزہ رکھو تو زبانوں کو اپنی رو کے رکھو، نگاہوں کو باز رکھو، آپس میں جھگڑانا نہ کرو اور نہ باہم ایک دوسرے پر رشک و حسد کرو۔"

خصوصیت کے ساتھ اس کی ہدایت ہوئی ہے، کہ روزہ کی حالت میں خدمتگاروں پر سختی نہ کرو۔ پیغمبر خدا ﷺ نے ایک خاتون کو سنا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی۔ حضرت نے کہا، ان کے لیے کھانا لاؤ۔ اس خاتون نے کہا کہ میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم کیسی روزہ سے ہو کہ اپنی لونڈی کو گالیاں دیتی ہو۔ یاد رکھو کہ روزہ فقط کھانے پینے کے چھوڑنے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ روزہ میں یہ حکم ہے کہ غصہ کی بات بھی ہو تو ٹال دو۔ اور کہو کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس لیے غصہ نہیں کروں گا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے اگر کوئی اس کے مقابلہ میں جہالت سے بھی کام لے تو یہ برداشت کر لے۔"

دو حدیثیں اس مضمون کی ہیں۔ "جس روزہ دار اللہ کے بندے کو گالیاں دہی جائیں اور وہ یہ کہے کہ اللہ



تمہارا بھلا کرے، میں تمہیں اس طرح کے الفاظ نہ کہوں گا، جیسے تم نے مجھے کہے، تو پروردگار عالم فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے دوسرے شخص کی شرارت کے جواب میں میرے روزہ کی پناہ لی ہے۔ اب میں اس کو اپنے عذاب سے پناہ دوں گا۔ اسے بہشت میں داخل کیا جائے۔

## اعتکاف

نیت کے ساتھ تین دن برابر روزے رکھ کر مسجد میں قیام کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ یہ ہر زمانہ میں مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں میں اس کا بہت ثواب ہے۔

اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ شہر کی مسجد جامع میں ہو۔ اس عرصہ میں اس کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے مگر کسی ضرورتِ خاص یا کسی ایسے امرِ مستحب کے لیے جو بغیر مسجد سے باہر نکلے ہوئے انجام نہیں پاسکتا۔ جیسے تشبیہِ جنازہ یا کسی برادرِ مومن کی حاجت براری کرنا۔ اور جب نکلے تو کسی سایہ دار جگہ پر نہ بیٹھے۔ اور مسجد سے باہر نماز نہ پڑھے۔ دو دن تک اعتکاف کا توڑنا



بانتی یاد جائز ہے۔ لیکن تیسرے دن اعتکاف واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر اعتکاف نذر وغیرہ کی وجہ سے واجب تھا، خاص اسی زمانہ میں تو پہلے اور دوسرے دن بھی اس کا توڑنا جائز نہ ہوگا۔

حالتِ اعتکاف میں عورت سے خصوصی تعلقات قائم کرنا (یہاں تک کہ رات کو بھی) اس کے علاوہ خرید و فروخت کسی ذاتی بنیاد پر کسی سے بحث و تکرار کرنا، خوشبو سونگھنا سب ناجائز ہے۔ یہ تمام صورتیں ضبطِ نفس کا ملکہ پیدا کرنے کی ہیں جو عدل و اعتدال پر قائم رہنے کا اصل سرچشمہ ہے۔

## حسینی فنڈ

میں محمد لیکچر نشر و اشاعت حسینیات میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ سہ ماہی رقم سے دو گنی قیمت کے رسائل ذوالحجہ کے مہینے میں ارسال خدمت کر دیے جائیں گے جن کو آپ اپنے ہاں کی مجالس عزا اور جلوس ہائے عزا کے ہمراہ مفت تقسیم کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ القراوی اور باعنی طور پر اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ عطیات ارسال فرما کر لوگ دارین حاصل کریں گے۔ ترسیل زر کا پتہ :-

جنرل سیکرٹری امامیہ مشن پاکستان۔ اردو بازار، لاہور

(تفصیلی پریس ہو)